



## مرکز جهانی علوم اسلامی

مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی

پایان نامه کارشناسی ارشد

رشته فقه و معارف اسلامی

### عنوان:

ترجمه کتاب "نقش ائمه (ع) در احیاء دین" بزبان اردو

مؤلف: علامه سید مرتضی عسکری دام ظلّه

### استاد راهنما:

حجة الاسلام والمسلمین آقای کلب صادق اسدی

### استاد مشاور:

حجة الاسلام والمسلمین آقای کمیل اصغرزیدی

### دانش پژوه:

قدیرعباس حیدری

سال ۱۳۸۴

کتابخانہ جامع مرکز جهانی علوم اسلامی

شماره ثبت: ۱۹۶

تاریخ ثبت:

حجت الاسلام والمسلمین علامہ مرتضیٰ عسکری کے قلم سے

## دین کی حیات میں ائمہ کا کردار

مترجم:

قدیر عباس حیدری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## انسحاب

اپنی اس مختصر کوشش کو شہدائے احد سلام اللہ علیہم  
کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، کہ  
جن کے پاکیزہ خون کی وجہ سے اسلام کے نونہال پودے کی آبیاری ہوئی۔ بعدہ  
اس تحریر کا ثواب استاذ العلماء حضرت علامہ سید گلاب علی شاہ نقوی البخاری اعلی اللہ مقامہ کی  
روح کو ہدیہ کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں کہ جنہوں نے دین مبین رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے لوث خدمت کی ہے اور آخر وقت تک اسی دین مبین کی خدمت کرتے  
ہوئے داعی اجل کو لبیک کہا۔ خدایا ہماری اس مختصر سعی کو قبول فرما اور اس تحریر  
کو امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خوشنودی کا سبب  
قرار دے۔ آمین

قدیر عباس حیدری

قدیر عباس حیدری

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ شُكْرٌ وَقِيَامٌ بِهٖ

قبل از همه سپاس خدایی را که خلقت انسان را  
نیکو کرد و او را بارنگ و فطرت ایمان آفرید و به او معارف  
و بیا آموخت و نعمت احسان و تفضلش را بر او ارزانی  
داشت و او را به کسب فضائل ارشاد کرد و از ارتکاب رذائل  
بر حذر داشت، سپس از مدیریت **مُحَمَّدٍ عَلِيٍّ فَخْرٍ وَمَعَارِفِ الْإِسْلَامِ**  
و تمام دست اندر کاران این مدرسه تشکر و قدر دانی  
می نمایم که برای تحصیل علم اخلاق و ترویج آن به ما  
کمک می نمایند بالخصوص استاد راهنما حجة الاسلام  
والمسلمین **آقای کلب صادق اسدی** و استاد مشاور حجة  
الاسلام سید **کمیل اصغر زیدی** حقیقت این است که  
زحمات این بزرگوار موجب شده که بنده این چند سطر  
را توانستم که بنویسم.

از باری تعالی خواستارم که همه اساتید ما را از توفیق روز  
افزون عنایت فرماید.

# چکیده مطالب

موضوع: نقش ائمه در احیاء دین

نویسنده: حجة الاسلام والمسلمین علامه مرتضیٰ عسکری

مترجم: قدیر عباس حیدری بهاول پور (پنجاب) پاکستان

در مذهب خلفاء روایتی ذکر شده است که خداوند متعال دارا بر خسار، با، ساق، دست و انگشتان می باشد و روی عرش زندگی می کند و جثه او از اندازه کرسی بزرگ تر است! او آن کرسی روی پشت بزهای کوهی قرار گرفته است و آن بزها روی دریای آسمان هفتم هستند و میان آسمان اول تا زمین هفتاد و یک، هفتاد و دو و هفتاد و سه سال فاصله است و بین هر آسمان همین مقدار فاصله است و بین دریا و سمهای بزها به همین مقدار فاصله است و آن کرسی به علت سنگینی وجود خدا صدای غرغر می دهد! و این هم ذکر شده است که گاهی خداوند متعال بر آسمان اول نازل می شود و مخلوق خود را دعوت می کند تا حاجت ایشان بطلد!

و روز محشر ندا داده می شود هر کس که می خواهد دنبال معبود خودش برود می تواند بد برود در آن هنگام افرادی که غیر خداوند یکتا را می پرستیدند دنبال معبودهای خود به جهنم می روند که این امت نیز در میدان محشر در انتظار می ماند.

آن هنگام خداوند متعال در قیافه ای می آید که آنها قبلاً نمی شناختند خدا به آنها می گوید که دنبال بیائید و این امت نمی پذیرد، و می گوید، ما همین جا می مانیم تا وقتی که معبود ما نمی بیاید خداوند متعال می پرسد آیا میان شما و خدا شما نشانه ای است که او را بشناسید؟! آنها جواب می دهند آری! ساق پا!

در آن هنگام، خداوند متعال ساق پای خودش را نشان می دهد. آن مردم وقتی این نشان را دیده و پروردگار خود ایشان را می شناسند می گویند: تو پروردگار ما هستی سپس پروردگار در مقابل آنها حرکت کرده و امت به دنبال او در بهشت داخل می شود.

در بهشت اوقات مخصوصی را، پروردگار پیش آنها می آید با تک تک آنان می نشیند و صحبت خواهد کرد.

در مذهب خلفاء از این موارد بسیار روایات نقل شده است، که این دسته روایات را ((روایات توحید و ایمان)) می نامند.

((ابن خزیمه)) در این مکتب مقام والائی دارد، او این روایات را در کتاب مخصوصی جمع کرده و آن را ((کتاب التوحید)) می نامد.

((بخاری)) هم در کتاب خودش ((صحیح)) همین روایات را در فصل مخصوص جمع کرده و آن فصل را ((کتاب التوحید)) می نامد!

مسلم هم همین کار را انجام داده و آن فصل را ((کتاب الایمان)) نامید.

این روایات قبل از نقل این اشخاص توسط ((ابوهریره)) و استاد او ((کعب الاحبار یهودی)) نقل شده است و ما این روایات را ((اسرائیلیات)) می نامیم چون قبل از دوره اسلام در کتاب تورات به نام صفات پروردگار ذکر شده است.

به سبب همین روایات در مذهب خلفاء عقیده ((مجسم)) پیدا شده است و به سبب همین نظریه مذهب خلفاء بیشتر آیات قرآنی و احادیث پیامبر (ص) ((وجه الله)) و ((یدالله)) و مثل آن را غلط تاویل کرده اند و این کلمات که در معنای مجازی استعمال شده است را استعمال معنای حقیقی دانسته اند، و منظور از این کلمات را اعضای بدن دانسته اند و به همین علت عقیده دارند که خداوند متعال مثل انسانها دارای اعضاء و جوارح می باشد.

در مقابل این نظریه مذهب اوصیاء پیامبر (ص) است که از وصی اول تا وصی هشتم

تلاش و مجاهدت بسیار کرده اند تا مردم را از انحراف دور کرده و راه درست را نشان دهند مثلاً آن حدیثی را که آنها از پیامبر (ص) نقل کرده بود ندکه: ((خداوند متعال روی آسمان اول نازل می شود، مردم را ند می دهد)) اوصیاء پیامبر (ص) فرمودند: که این حدیث تحریف شده است، صحیح آن این می باشد، که پیامبر (ص) فرمود:

((خداوند متعال ملکی را روی آسمان اول می فرستد تا به مردم این صورت خطاب کند)) و به همین منوال اوصیاء روش غلط استفاده از احادیث دیگر را هم ثابت کرده اند و آیات قرآنی را طبق قواعد عربی تشریح فرمودند با همین مجاهدت و کوششها و آیات غلط را تصحیح کردند و تفاسیر قرآن که طبق این ظاهر بینی غلط تفسیر شده بود را طبق قواعد عربی میان مردم رائج شد.

شمره این تلاش و کوششها باعث شد که معتقدان و پیروان مذهب اهل بیت (ع) پیدا شدند علماء مذهب اهل بیت (ع) موارد تصحیح شده تفسیر آیات و روایات را در کتاب های خودشان مرقوم کردند مثلاً شیخ صدوق در کتاب التوحید و مجلسی علیه الرحمه در بحار الانوار مرقوم کرده اند.

بناء بر این از ذکر مطالب گذشته روشن شد که اوصیاء پیامبر (ص) عقائد توحیدی را به اینصورت احیاء نمودند و ما به فضل و کرم خداوند متعال توحید پروردگار را از آنها آموختیم.

و غیر از اینها اوصیاء پیامبر (ص) به ما قوانین دیگری آموختند که در جای خود برای شناخت و معرفت صفات خداوند کریم می باشد و نیز قوانین دیگر که برای شناخت حقائق قرآن کریم و معانی صحیح آن و برای فهمیدن احادیث پیامبر (ص) راهنمایی خوبی می باشد.

از این همه تعلیمات میان مسلمانان و مذاهب شکل گرفته یک مذهب پیدا شد که صفات باری تعالی و شناخت مقام انبیاء و اوصیاء و برای فهمیدن آیات قرآن و احادیث پیامبر (ص) یک نظریه روشن داده است، که آن مذهب (( مذهب اهل بیت (ع) )) می



باشد و مخالفین این نظریه را ((مذهب خلفاء)) و پیروان آن را ((پیروان مذهب خلفاء))

می نامیم .

## فہرست مطالب

- پیش لفظ..... ۰۷
- پہلا مقدمہ: مسلمانوں کی ثقافت پر اہل کتاب کے افکار کا اثر..... ۰۹
- اول۔ مسلمانوں کے درمیان اہل کتاب کی ثقافت کا رائج ہونا خود اہل کتاب کے ذریعہ..... ۰۹
- حدیث کی تحقیق..... ۱۲
- حدیث ((ثوران عقیران)) کی تحقیق..... ۱۳
- دوم۔ مسلمانوں کے درمیان اہل کتاب کی ثقافت کا رائج ہونا بعض مسلمانوں کے ذریعہ..... ۱۶
- پہلا نمونہ۔ پیغمبر (ص) کے صحابیوں میں ابو ہریرہ..... ۱۶
- ابو ہریرہ کا یہ اعتراف کہ کچھ روایات پیغمبر (ص) سے بغیر نقل کیں ہیں..... ۱۹
- دوسرا نمونہ: یہودی روایات کو رائج کرنے والے عبداللہ بن عمرو عاص..... ۲۰
- تیسرا نمونہ: مقاتل بن سلیمان لہجی..... ۲۱
- خلفاء کی تائید کے بارے میں مقاتل کی جعلی روایتوں کا ایک نمونہ اور اس کی تحقیق..... ۲۵
- حدیث کی تحقیق..... ۲۶
- توریت سے دو واقعے..... ۲۶
- اول:- حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا واقعہ..... ۲۶
- دوم:- توریت میں خداوند عالم اور یعقوب علیہ السلام کی کشتی کی داستان کا خلاصہ..... ۲۸
- یہودی..... ۲۹
- ۲۔ عیسائی..... ۳۰
- ۳۔ مسلمان..... ۳۰
- دوسرا مقدمہ: کلام میں جو الفاظ لائے گئے ہیں انکی پہچان..... ۳۱

- ۳۱..... حقیقت اور مجاز
- ۳۳..... گفتگو کا خلاصہ
- ۳۳..... توحید کے متعلق دو کتابوں کا موازنہ
- ۳۳..... ابن خزیمہ، مکتب خلفاء کی نظر میں
- ۳۴..... شیخ صدوق، مکتب اہل بیت (ع) کی نظر میں
- ۳۶..... پہلی بحث: خدا کی شکل و صورت دونوں مکاتب فکر کی نظر میں
- ۳۷..... الف: خدا کی شکل و صورت مکتب خلفاء کی نظر میں
- ۳۸..... ب: حقیقت کا واضح ہونا اہل بیت (ع) کی نظر میں
- ۳۹..... ج: ان احادیث کا موازنہ اور انکی تحقیق
- ۳۹..... یکم: حدیث کا پہلا حصہ غائب ہے
- ۴۱..... دوم: ابوہریرہ کی حدیث میں دو اضافے
- ۴۲..... دوسری بحث: ((وجه اللہ)): دونوں مکاتب فکر کی نظر میں
- ۴۳..... الف: وجہ اللہ: مکتب خلفاء کی نظر میں
- ۴۴..... ب: وجہ اللہ: اہل بیت کی نظر میں
- ۴۶..... پہلا قانون: خداوند متعال کی صفات کو جاننے کیلئے
- ۴۷..... دوسرا قانون: قرآن کے جملوں کو سمجھنے کیلئے
- ۴۷..... پیغمبر (ص) کے وصیوں کی روایات میں اللہ کے رخسار کی نفی ہے
- ۴۸..... ج: تحقیق
- ۵۰..... بحث کا نتیجہ
- ۵۳..... تیسری بحث: ((عین اللہ)): دونوں مکاتب فکر کی نظر میں
- ۵۴..... الف: ((عین اللہ)) مکتب خلفاء کی نظر میں
- ۵۷..... ب: ((عین اللہ)) مکتب اہلبیت (ع) کی نظر میں
- ۵۷..... ج: ((عین اللہ)) کے بارے میں مکتب خلفاء کے اقوال اور احادیث کا جائزہ
- ۶۱..... ا: ((عبداللہ بن عمر بن خطاب)) کی روایت ((دجال)) کے بارے میں

۲۔ ابوہریرہ کی روایت ..... ۶۲

چوتھی بحث: دونوں مکاتب فکر کی نظر میں ..... ۶۳

الف ((ید اللہ)) کے بارے میں آیات کی تاویل مکتب خلفاء کی روایات کی نظر میں اور اس کے متعلق روایات ..... ۶۳

اللہ تعالیٰ کی انگلیاں مکتب خلفاء کی نظر میں ..... ۶۴

ب۔ اہل بیت (ع) کا جواب ..... ۶۷

پہلی حدیث ..... ۶۷

دوسری حدیث ..... ۶۸

تیسری حدیث: قرآن میں ((قبضہ)) کے معنی سے معلق ..... ۶۸

ج۔ ((ید اللہ)) کے بارے میں موجود آیات کی تاویل اور روایات کا جائزہ ..... ۶۹

پانچویں بحث: اللہ کی پنڈلی اور پاؤں دونوں مکاتب فکر کی نظر میں ..... ۷۲

الف۔ اللہ کا پاؤں اور پنڈلی مکتب خلفاء کی نظر میں ..... ۷۳

پہلا حصہ: اللہ کا پاؤں مکتب خلفاء کی روایتوں کی روشنی میں ..... ۷۳

دوسرا حصہ: اللہ کی پنڈلی مکتب خلفاء کی روایتوں کی روشنی میں ..... ۷۴

ب۔ ((لا یکشف عن ساق)) کی تفسیر اہل بیت (ع) کی حدیثوں کی روشنی میں ..... ۷۵

ج۔ کشف ساق کی حدیث کا جائزہ ..... ۷۸

چھٹی بحث: عرش اور کرسی دونوں مکاتب فکر کی نظر میں ..... ۸۱

الف: عرش اور کرسی مکتب خلفاء کی نظر میں ..... ۸۳

۱۔ اللہ کا عرش، کائنات کے پیدا ہونے سے پہلے موجود تھا ..... ۸۳

۲۔ اللہ کا عرش پہاڑی دنبوں کی پشت پر! ..... ۸۴

۳۔ عرش اور کرسی کا اللہ کا بوجھ نہ اٹھایا گیا ((حدیث اطمین)) ..... ۸۵

((حدیث اطمین)) یہودی ((کعب الأ حبار)) کی روایت کی نظر میں ..... ۸۶

۴۔ کرسی اور کرسی کے اٹھانے والوں کے بارے میں ایک روایت ..... ۸۷

ب: کرسی اور عرش: مکتب اہلبیت (ع) کی نظر میں ..... ۸۹

- ۸۹..... ۱۔ کرسی کے معنی کے بارے میں چند روایتیں
- ۸۹..... ۲۔ عرش کے بارے میں دو روایتیں
- ۹۱..... ج۔ آیتوں کی تاویل کی تحقیق اور روایتوں کا جائزہ دونوں مکاتب فکر کی نظر میں
- ۹۱..... ۱۔ عرش اور کرسی مکتب خلفاء کی نظر میں
- ۹۲..... ۲۔ عرش اور کرسی کے معنی اہلیت (ع) کی روایتوں میں
- ۹۳..... ۱۔ عرش عربوں کی لغت میں
- ۹۴..... ۲۔ استویٰ کے معنی
- ۹۴..... ۳۔ کرسی
- ۹۶..... نتیجہ

۹۹..... ساتویں بحث: اللہ کا مکان دونوں مکاتب فکر کی نظر میں

- ۱۰۰..... فرقہ مجسمہ اور مشبہہ کے اقوال
- ۱۰۱..... الف۔ اللہ تعالیٰ کے مکان اور اس سے منتقل ہونے کے بارے میں مکتب خلفاء کی روایتیں
- ۱۰۱..... ۱۔ اللہ کا عرش سے نیچے آسمان پر آنا
- ۱۰۲..... ۲۔ فرشتوں کا اللہ کے پاس آنا جانا
- ۱۰۳..... ۳۔ معراج کی خبر
- ۱۰۵..... ب۔ اللہ تعالیٰ کے مکان سے منتقل ہونے کی نفی کے بارے میں پیغمبر (ص) کے وصیوں کی روایتیں
- ۱۰۵..... ۱۔ آیت ﴿وَجَاءَ رَبُّكَ...﴾ کی تاویل
- ۱۰۶..... ۲۔ حدیث میں اللہ کے آسمان سے نازل ہو سکی۔ معاذ اللہ۔ حقیقت کی وضاحت
- ۱۰۷..... ۳۔ پیغمبر (ص) کے عروج کی خبر
- ۱۰۸..... ۴۔ معراج کی خبر میں غلطی کا ازالہ
- ۱۱۰..... ۵۔ اللہ تعالیٰ کے مکان کے بارے میں غلط نظریے کا جواب
- ۱۱۰..... ج۔ تحقیق

۱۱۶..... آٹھویں بحث: اللہ کے پس پردہ ہونے کے بارے میں

- ۱۱۷..... الف۔ اللہ کا پس پردہ ہونا مکتب خلفاء کی روایتوں اور آیتوں کی نظر میں

- ب۔ پیغمبر (ص) کے وصیوں کی روشن فکری ..... ۱۱۹
- ج۔ تحقیق اور تقابلی ..... ۱۲۱
- نویں بحث: اللہ کا دیدار دونوں مکاتب فکر کی نظر میں ..... ۱۲۳
- الف۔ اللہ کا دیدار مکتب خلفاء کی نظر میں ..... ۱۲۵
- پہلا حصہ: اس دنیا میں پیغمبر (ص) کے وسیلے سے اللہ کا دیدار ..... ۱۲۵
- دوسرا حصہ: قیامت کے دن بہشت میں داخل ہونے سے پہلے اللہ کا دیدار پیغمبر (ص) کی امت کے ذریعہ ..... ۱۲۶
- ب۔ دیدار کی نفی، مکتب اہل بیت (ع) کی نظر میں ..... ۱۳۰
- ج۔ تحقیق اور موازنہ ..... ۱۳۳
- دسویں بحث: خدا کے ساتھ بیٹھنا دونوں مکاتب فکر کی نظر میں ..... ۱۳۰
- الف:۔ مکتب خلفاء کی نظر میں ..... ۱۳۱
- ب۔ دیدار کی بحث فکری اہل بیت (ع) کے مکتب کی نظر میں ..... ۱۳۹
- بہشت میں مومنوں کا اللہ کو دیکھنے کی حدیث کا جواب ..... ۱۳۹
- ج۔ تحقیق اور تقابلی ..... ۱۵۳
- پیغمبر (ص) کے اوصیاء کے فرامین کی روشنی میں اللہ کے دیدار کی حقیقت کا واضح ہونا ..... ۱۵۷
- خاتمہ: توحید کے متعلق دونوں مکاتب فکر کی گفتگو کا خلاصہ ..... ۱۵۸
- ماخذ ..... ۱۶۲

## پیش لفظ

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

گذشتہ جلد میں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ پیغمبر اسلام (ص) نے قرآن کریم اور احکام و معارف الہی کو اپنے بارہ وصیوں کے سپرد کیا ہے، ان میں سب سے پہلے وصی حضرت علی بن ابی طالب (ع) نے مختلف عمومی اور خصوصی نشستوں میں ان علوم کو آنحضرت (ص) سے سیکھا اور پھر دیگر اوصیاء تک منتقل فرمایا۔

رسول اکرم (ص) نے لوگوں سے فرمایا کہ علوم دین میں ان اوصیاء کی طرف رجوع کریں اور ان سے تفسیر قرآن سیکھیں، لیکن آنحضرت (ص) کی رحلت کے بعد حالات کچھ اس طرح تبدیل ہوئے کہ خلفاء نے حدیث کی ترویج کو ممنوع قرار دے دیا اور مسلمانوں کو دین کے حقیقی معارف سے دور رکھا۔

ان لوگوں نے حدیث پیغمبر (ص) کی خالی جگہ کو پر کرنے کیلئے اہل کتاب کی تہذیب و ثقافت کو وسعت دی، اور علوم پیغمبر (ص) کی جگہ تورات اور علماء یہود کے اقوال کو مسلمانوں پر مسلط کیا۔

جیسا کہ واضح ہے کہ ان تمام باتوں کی وجہ سے اسلام کی ثقافت پر کافی برے اثرات پڑے۔

اس کتاب کے مطالعہ سے قارئین محترم کو احادیث پیغمبر (ص) کے بارے میں خلفاء کے اس طرز عمل اور ان کے دیگر کارناموں کے انجام کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا اس وقت یہاں پر دو مقدمے بیان کرتے ہیں۔

دومقدمے



## پہلا مقدمہ

### مسلمانوں کی ثقافت پر اہل کتاب کے افکار کا اثر

اہل کتاب کے افکار خصوصاً بنی اسرائیل (یہودیوں) کی ثقافت دو وجہوں سے مسلمانوں کے درمیان رائج ہوئی۔

الف۔ اہل کتاب کی وجہ سے۔

ب۔ بعض مسلمانوں کی وجہ سے۔

ان دونوں کی وضاحت درج ذیل ہے:

اول: مسلمانوں کے درمیان اہل کتاب کی ثقافت کا رواج خود اہل کتاب کے ذریعہ:

ہم گذشتہ جلد میں یہ بیان کر چکے ہیں کہ اہل کتاب کے علماء بھی حدیث گڑھنے میں شامل تھے اور ہم یہ بھی جان چکے کہ حدیث پیغمبر (ص) کی ترویج پر پابندی کے مقابلہ میں ان علمائے اہل کتاب کو غیر اسلامی ثقافت کو رائج کرنے کی اجازت تھی کہ جنہوں نے تازہ اسلام قبول کیا تھا۔

مثال کے طور پر ((تمیم داری)) کہ جو مسلمان ہونے سے پہلے عیسائی عابد اور زاہد تھا، خلیفہ دوم کے حکم سے مسجد نبوی میں نماز جمعہ کے خطبہ سے پہلے اور عثمان کے زمانے میں عثمان کے ہی حکم سے ہفتہ میں دوبار تقرر کرکے رکھتا تھا۔

اور اسی طرح ہم نے کعب الاحبار کہ جس کا نام ماتع تھا۔ کو دیکھا کہ وہ اسلام لانے سے پہلے یہودیوں کا بہت بڑا عالم اور حبر تھا اور اسی وجہ سے اس کو کعب الحبر یا کعب الاحبار کہتے ہیں کیونکہ ((حبر)) لغت عرب میں صالح عالم کے معنی میں ہے۔

یہی کعب الاحبار دوسرے خلیفہ کے دور میں دربار خلافت کا عالم بنا اور عثمان کے زمانے تک اس کے مکتب کے پیروکار اس سے اسلامی علوم خصوصاً عقائد اور تفسیر قرآن کے بارے میں سوال کرتے تھے۔ «کعب ہر وقت یہی

کوشش کرتا تھا کہ تحریف شدہ توریت اور یہودیوں کے خیالات کو مسلمانوں کے درمیان رائج کرے۔ اور کعب کا یہ کارنامہ مکتب اہل بیت علیہم السلام کے شاگردوں کے نزدیک اپنی صورت میں واضح ہو چکا تھا۔ یہ بات ابن عباس کی گفتگو سے آئندہ داستان میں واضح ہو جائے گی۔ طبری نے اپنی تاریخ میں اس طرح روایت کی ہے۔ ایک شخص نے ابن عباس سے کہا کہ کعب کہتا ہے (( قیامت کے دن چاند اور سورج کو ایسے دو بیلوں کی طرح لایا جائے گا کہ جن کے چاروں پیر کاٹ دئے گئے ہوں اور ان (چاند اور سورج) کو جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا))۔

ابن عباس نے غصے میں تین بار کہا:

کعب نے جھوٹ بولا ہے!

کعب نے جھوٹ بولا ہے!

کعب نے جھوٹ بولا ہے!

یہ یہودیوں کا خیال ہے کہ جسے کعب، دین اسلام میں رائج کرنا چاہتا ہے۔ خداوند پاک و مزرہ ہے اس بات سے کہ وہ کسی کو اسکی فرمانبرداری کے عوض سزا دے۔ کیا تم نے خداوند عالم کے اس کلام کو نہیں سنا کہ وہ فرماتا ہے:

﴿ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَاثِبَيْنِ ﴾ (ابراہیم۔ آیت ۳۳):

((خداوند متعال نے سورج اور چاند کو ہمیشہ کیلئے آپ کے فائدہ کی خاطر مسخر فرمایا ہے))!؟

ابن عباس نے کہا کہ: ((دَاثِبَيْنِ)) سے مراد یہ ہے کہ وہ دونوں ہمیشہ خداوند عالم کے مطیع اور فرمانبردار ہیں۔ پھر ابن عباس نے کہا: وہ کیسے ان دو اطاعت کرنے والوں کو عذاب میں ڈالے گا کہ جن کی شان میں خود فرماتا ہے کہ: ((وہ دونوں (سورج اور چاند) ہمیشہ اطاعت کی حالت میں ہیں))؟! خداوند اس یہودی عالم کو ہلاک کرے! اور اس کی یہودی گری کا خاتمہ کرے! یہ نسبت خدا کی طرف کتنی ناروا ہے۔ (کہ اس نے اس پر تہمت اور افترا باندھی ہے) اور ان یہ دو فرمانبرداروں کی کتنی بڑی توہین کی کہ جو ہمیشہ خدا کی فرمانبرداری اور اطاعت میں مصروف ہیں۔

پھر کئی بار: ﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ ﴾ کہا!

اس کے بعد ابن عباس نے پیغمبر اکرم (ص) سے چاند اور سورج کے بارے ایک حدیث نقل کی ہے: جس کا

خلاصہ یہ ہے:

خداوند عالم نے دوروشنی دینے والے پیدا فرمائے۔ ایک سورج کہ جسے دنیا کے مشرق اور مغرب کے برابر قرار دیا اور چاند کہ جسے سورج سے چھوٹا قرار دیا لیکن یہ دونوں آسمان میں رہنے کی وجہ سے اور بہت دور ہونے کے باعث چھوٹے نظر آتے ہیں۔ ۲۰۔

۲۔ ہم نے اس حدیث کا مختصر ترجمہ کیا ہے اور پوری حدیث تفصیل کے ساتھ تاریخ طبری مطبوع یورپ، جلد ۱ صفحہ ۶۲-۶۳ میں اس طرح ذکر ہوئی ہے:

عن عكرمه قال: بينا ابن عباس ذات يوم جالس اذ جاءه رجل فقال: يا ابن عباس، سمعت العجب من كعب الحبر يذكر في الشمس والقمر.

قال: وكان متكيا، فاحتقر ثم قال: وما ذاك؟

قال: زعم انه يجاء بالشمس والقمر يوم القيامة كأنهما ثوران عقيران فيقذفان في جهنم قال عكرمه: فطارت من ابن عباس شفة، ووقعت اخرى غضبا.

ثم قال: كذب كعب! كذب كعب! ثلاث مرات. بل هذه يهودية يريد ادخالها في الاسلام، الله عزوجل واكرم من ان يعذب على طاعته، الم تسمع قول الله تبارك وتعالى: ﴿وسخر الشمس والقمر دائبين﴾؟ انما يعني دؤوبهما في الطاعة.

فكيف يعذب عبيدين يثنى عليهما انهما دائبان في طاعته؟! قاتل الله هذا الحبر، وقبح حبريته، ما اجراه على الله، واعظم فريته على هذين العبيدين المطيعين لله!

قال: ثم استرجع مرارا، اخذ عويدا من الارض فجعل ينكته في الارض. فظل كذلك ماشاء الله. ثم انه رفع رأسه ورمى بالعويد، فقال: ألا أحدثكم بما سمعت من الرسول الله (ص) يقول في الشمس والقمر و بدء خلقهما ومصير أمرهما؟ فقلنا: بلى؛ رحمتك الله فقال: ان رسول الله (ص) سئل عن ذلك فقال:

ان الله تبارك وتعالى لما أبرم خلقه احكاما فلم يبق من خلقه غير آدم، خلق شمسين من نور عرشه.

فأما ما كان في سابق علمه انه يدعيها شمسا فانه خلقها مثل الدنيا ما بين مشارقها ومغاربها. واماميين في سابق علمه انه يطمسها ويحولها قمرا، فانه دون الشمس في العظم؛ ولكن انما يرى صغرها من شدة ارتفاع السماء، وبعدها من الارض

قال: فلو ترك الله الشمسين كما كان خلقهما في بدء الامر، لم يكن يعرف الليل من النهار،

ولا النهار من الليل وكان لا يدري الاجير الى متى يعمل، ومتى يأخذ اجره. الحديث

## حدیث کی تحقیق:

ابن عباس کی گفتگو اور کعب کی وہ حدیث جو اس نے پیغمبر (ص) سے نقل کی ہے اور اس میں ان دونوں کو (دو پاؤں کٹے بیلوں کا نام دیتے ہیں)۔ اور اس بارے میں غور طلب نکات بیان کرتے ہیں۔

۱۔ ابن عباس نے کعب کی مذکورہ حدیث کو رد کرتے ہوئے قرآن سے یہ استدلال کیا کہ خدا فرماتا ہے:

((سورج اور چاند ہمیشہ کیلئے خدا کے مطیع اور فرمانبردار ہیں))

پھر ابن عباس نے کہا:-

خداوند اپنے دو فرمانبرداروں کو، کہ جن کی اطاعت کی وجہ سے اس نے انکی تعریف فرمائی ہے تو انکو وہ کیسے عذاب میں ڈالے گا۔

۲۔ ابن عباس نے سورج اور چاند کی بزرگی کے بارے میں کعب نے جو کچھ کہا تھا اس کے ابطال میں رسول اکرم (ص) کی اس حدیث سے استدلال کیا کہ ﷺ نے فرمایا:

((سورج اور چاند جس طرح آنکھ سے دکھائی دیتے ہیں وہ اتنے چھوٹے نہیں ہیں وہ دونوں زمین کی طرح بڑے ہیں اور ان کیلئے بھی مشرق اور مغرب ہے۔))

ابن عباس نے اپنے دور میں سورج اور چاند کے بڑے ہونے کے بارے میں اس حدیث سے استفادہ کیا۔ یہ استدلال اور استفادہ صحیح تھا۔ اور ہم بھی اس دور میں ابن عباس کے استفادہ کے علاوہ مزید اس طرح سمجھتے ہیں کہ:

۳۔ آنحضرت (ص) کی حدیث کہ جس میں انہوں نے فرمایا ((سورج اور چاند کے لئے زمین کی طرح مشرق اور مغرب بھی ہے)) اس سے یہ سمجھا جاتا کہ ان تینوں (زمین، سورج اور چاند) میں سے ہر ایک، ایک دوسرے کے گرد چکر لگاتے ہیں تاکہ ہر ایک کیلئے مشرق اور مغرب طے ہو سکے۔

۴۔ اس حدیث میں نبی اکرم (ص) نے مذکورہ تینوں کیلئے مشرق اور مغرب کی جمع کا لفظ ذکر فرمایا یعنی کہ: مشرقین اور مغربین جانی جاتی ہیں۔ جس سے ہر ایک کا گیند کی طرح گول ہونا بھی سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ مسطح ہوتے تو ہر ایک کیلئے مشرق اور مغرب ناممکن تھا۔

۵۔ کعب کی حدیث کے ساتھ ابن عباس کے اس رویے اور اس کے بارے میں ابن عباس کے خیالات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ان جیسا انسان یہودیوں کی روایات کعب سے کبھی نہیں سیکھ سکتا۔ اور نہ ہی انہیں لوگوں کیلئے